تقلید اور اہل تقلید

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کا ایک یادگار خطاب

ترتیب: حبیب الحق راولپنڈی

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم والسابقون الاولون من المہا جرین والا نصار والذین اتبعوھم با حسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ صدق اللہ مولانا العظیم۔

حضرات! میرے لیے آج کا دن بہت خوشی کا مسرت کا اور یادگار دن ہے کہ اس چھوٹے سے قصبے میں اتنے بڑے اہل توحید کا اجتماع ہے اور یہ احسان ہے یہ کرم ہے یہ فضل ہے رب العالمین کا کہ آج اس سرد موسم اس گئی رات میں اس چھوٹی سی بستی میں دیوانگان کتاب و سنت اور فدایان مسلک حق کا اتنا بڑا اجتماع ہے کہ جگہ اپنی وسعت کے باوجود تنگئی داماں کا شکوہ کر رہی ہے یہ صلہ ہے رب کی کرم نوازیوں کا رب کی رحمتوں کا اور نتیجہ ہے ہمارے ان بزرگوں کی کوششوں کا اور ان بھائیوں کی جدوجہد کا جو رات دن اللہ کی کتاب ہاتھ میں لیے نبیؐ محترمؐ کے ارشادات اپنے دامن میں لیے ہوئے بستی بستی کوچہ کوچہ گلی گلی شہر شہر ہر روز گھومتے پھرتے اور لوگوں کے دلوں کی تاریکیوں کو دور کر کے ان کے دلوں میں مشعل توحید جلا رہے ہیں۔

میں بنیادی طور پر ایک بات سمجھتا ہوں اور وہ بات سمجھنے کے بعد اپنے دوستوں کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ اگر شمع نہ ہو' دیا نہ ہو' چراغ نہ ہو' بجلی کے لیمپ نہ ہوں تو رات کی تاریکیاں دور نہیں ہوسکتیں یہ ٹیوبیں لگی ہوئی ہیں' قمقمے لگے ہوئے ہیں' بلب جلے ہوئے ہیں اس لیے کہ رات کے اندھیروں کو شکست دیں اور تاریکی کو روشنی میں تبدیل کریں بعینہ امت کے علمائے کرام اس کائنات میں کتاب وسنت کے منور وہ چراغ ہیں جو اپنی جوانی' اپنی قوتیں' اپنی طاقتیں ان چراغوں میں ڈال کر تمہارے دلوں کو جکڑنے والی تاریکیوں کو شکست دے رہے ہیں اگر علمائے کرام نہ ہوتے تو یقین کرو کوئی ہمارے دلوں پہ جمے ہوئے زنگ کو کھرچنے والا اور ہمارے جسموں کا احاطہ کرنی والی تاریکی کو دور کرنے والا نہ ہوتا۔ آج ہم کتاب و سنت سے آشنا' اللہ و رسول سے باخبر' توحید کو جاننے والے سنت رسول کو ماننے والے ہیں تو یہ صلہ ہے علمائے

کرام کی ان کاوشوں کا جو انہوں نے ہماری بستیوں کے ایک ایک چپے میں صرف کیں اس لیے اپنی جوانیوں کو بڑھاپے میں تبدیل کیا اپنے بڑھاپے کی کلفتوں کو برداشت کیا تاکہ نبیؐ کی یہ امت حقیقی معنوں میں نبیؐ کی امت بن سکے اور آج جب میں بستی بستی شہر شہر اسی طرح کے اجتماعات کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوشی سے لہرا اٹھتا ہے۔ اللہ! تیرا شکر ہے تیرا انعام ہے' تیرا احسان ہے کہ تو نے ہمارے بزرگوں کی کوششوں کو رائیگاں نہیں کیا میں اس بستی میں کافی دیر سے آرہا ہوں میں نے یہ دیکھا ہے ہر سال پچھلے سال سے فدایان توحید و سنت کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے یہ علامت ہے اس بات کی کہ حق ہمارے ساتھ ہے۔ اس لیے کہ باوجود دشمنیوں کے' باوجود رکاوٹوں کے' باوجود عداوتوں کے' باوجود سازشوں کے' باوجود اپنوں اور بیگانوں کے مکرو فریب یہ قافلہ توحید ہے کہ اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھتی ہی جاتی ہے کمی نہیں آتی۔ اور یہی چیز تھی جو حضرت محمد رسول اللہ کی حقانیت کی صورت میں روم کے دربار میں ابو سفیان کی زبان سے ادا ہوئی کہ جب قیصر روم نے نبیؐ محترمؐ کے بارے میں ابوسفیان سے جب کہ وہ مومن اور مسلمان نہ ہوئے تھے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ تمہاری بستی میں ایک نبیؐ نے جنم لیا اس نے نبوت کا دعوی کیا ہے۔ مجھے بتلاؤ وہ کیسا آدمی ہے؟ اس کے اوصاف کیا ہیں؟ اور سوالات کے دوران اس نے ایک سوال یہ بھی پوچھا کہ یہ بتلاؤ اس کے ماننے والے کیسے ہیں؟ کہا: غریب مفلس اور قلاش۔ کوئی بڑا چودھری' کوئی سرمایہ دار کوئی بڑے لینڈ لارڈ اس کے ساتھ نہیں بلکہ چھوٹے موٹے لوگ اس کے ساتھ ہیں تو حیرت میں پوچھا مجھے یہ بتلاؤ جب سے اس نے دعوی نبوت کیا اس کے ماننے والوں میں کمی آئی ہے یا اضافہ ہوا ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں جھوٹ سے ناآشنا تھا سچی بات کہنے کی عادت تھی کہ جاہلیت میں بھی جھوٹ بولنا گناہ سمجھا جاتا تھا میں نے کہا: سچی بات یہ ہے کہ جس نے اس کو دیکھا پھر اسی کا ہو گیا' جس نے اس کو سنا پھر اسی کا بن گیا' جو اس کے پاس بیٹھا پھر اس نے اس کے پاس بیٹھنے سے اٹھنا گوارا نہ کیا۔ اس نے کہا یہی سچائی کی علامت ہے کہ جب اسے سنایا جاتا ہے تو پاک دل اسے مانتے' اسے تسلیم کرتے' جب اسے دیکھا جاتا تو پاکیزہ نگاہیں اسے تسلیم کرتیں اور حق والوں میں اضافہ ہوتا ہے ان میں کمی نہیں ہوتی اور آج میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ کوئی دن تھا کہ لوگ دیا لے کے' چراغ لے کے نکلتے تھے کوئی مل جائے' اور آج چراغ اٹھا کے ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سورج چمک رہا ہے چاند دمک رہا ہے۔ کائنات کی کوئی بستی ایسی نہیں جس میں کوئی نظر اٹھانے والا نظر اٹھائے اور اس کو محمدؐ کا پروانہ نظر نہ آئے۔

مجھے بتلایا گیا ایک یہاں آیا اور فتنہ و فساد کی آگ بھڑکا کے چلا گیا۔ (ماسٹر امین اوکاڑوی) کہتا ہے کہ یہ تو کل پیدا ہوئے ہیں۔ بتلاؤں گا کہ کل کون پیدا ہوا؟ اور محمدؐ کی انگلی کس نے تھام رکھی ہے؟ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میں کہہ یہ رہا تھا کوئی دور تھا کہ لوگ ڈھونڈتے تھے۔ آج دور ہے کہ نگاہ اٹھاؤ سامنے وہابی نظر آتا ہے پہلے لوگ طعنے سے کہتے تھے کہ "وہابی"۔ آج ہم اپنے آپ کو وہابی کہتے ہیں۔ فخر سے کہتے ہیں۔ کوئی آدمی ہم کو طعنہ مارنے کے لیے تیار نہیں۔ طعنے سے کہتے تھے کہ وہابی آگیا۔ اب ہم کہتے ہیں وہابا آگیا ہے چہرے کا رخ پھیر لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سورج کی تپش اور توانائی اور چمک اور دمک کو دیکھنے کی ہماری اندھی آنکھوں میں سکت نہیں ہے۔ آنکھیں چندھیا رہی ہیں۔

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب میرے رازداں اور بھی ہیں

کہنے لگے وہ بھی تمہارے ساتھ نہیں۔ وہ بھی تمہارے ساتھ نہیں گلابیوں نے بھی ساتھ چھوڑ دیا۔ ساتھ نہیں چھوڑا بلکہ محاذ بنا لیا ہے ہم نے کہا

گلہ نہیں جو گریزاں ہے چند پیمانے
نگاہ یار سلامت ہزار مے خانے

مدینے والا موجود ہے۔ مدینے والے کی حدیث موجود ہے ہمیں کسی دوسرے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں مدینے والا کافی ہے۔ ہمیں کسی دوسرے کی ضرورت نہیں اور یہ عملی تصویر ہے کل جلسہ ہوتا تھا حافظ صاحب اتنی ہی مسجد بنا کے بیٹھ گئے کون آئے گا اتنی ہی بھر جائے تو بڑی بات ہے پھر دیکھا کہ نمازی زیادہ مسجد چھوٹی *محمد ر بنائی پھر دیکھا چھوٹی ایک دفعہ میں حضرت مولانا محمد حسین صاحب کے ساتھ یہاں حاضر ہوا اندر سٹیج لگا ہوا تھا اور لوگ ہمارے سامنے بیٹھے ہوئے اور اکیلا حافظ عبدالرزاق اور اس کا بھائی وہاں کھڑا تھا پہرہ دینے کے لیے۔ اور آج حالت یہ ہے کہ یہ جگہ تنگ نظر آرہی ہے اور میں اپنے بزرگ اپنے قابل احترام داعی الی اللہ حضرت

مولانا محمد حسین صاحب سے عرض کر رہا تھا کہ حافظ عبدالرزاق کو کہیئے کہ اب جگہ کچھ اور خرید لے اب اونٹوں سے دوستی لگائی ہے تو دروازے اونچے رکھنے پڑیں گے وہ دن گئے جب ان کی دوستی بھیڑوں (فضل حق گروپ) کے ساتھ تھی۔ اب بھیڑوں کے ساتھ دوستی نہیں اونٹوں کے ساتھ دوستی ہے۔ اب دروازے اونچے کرواؤ اور بھیڑوں کو خمیرہ گاؤزبان کھلاؤ۔ ان پر دل کے دورے پڑ رہے ہیں کہتے ہیں دیکھو سارے مولوی اکٹھے ہو گئے ہیں مولویوں کا سردار محمد حسین بھی آگیا ہے۔ خطیب شیریں بیاں اور شعلہ بیان مولانا یزدانی بھی ساتھ ہے اور ہمارے پاس عبداللہ شیخوپوری رہ گیا تھا اس کو بھی اغوا کر لیا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ صبح آپ اٹھیں اور آپ بھی اغوا نہ ہو جائیں۔

سن لو یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی انشاء اللہ ۔ مفلس کا بجھا ہوا چراغ ہو۔ تم اس بیوہ کا دل ہو جو سرشام بجھ جایا کرتا ہے۔ تمہارا چراغ اس طرح بجھے گا کہ آنے والی نسلیں تمہیں یاد کر کے نفرت کے الفاظ تمہاری طرف پھینکا کریں گی کہ تم نے چراغ کا نام لے کر تاریکیوں کو روشن کیا؟ نہیں بلکہ تاریکیوں کو زیادہ کیا۔

> چراغ وہ تھے جنہوں نے خون جگر اس لیے گنوایا کہ ان کی قوم روشن ہو جائے ہم نے اس لیے چراغ نہیں جلائے کہ ہمیں روشنی مل جائے ہم نے اس لیے خون دیا ہم نے اس لیے جوانی صرف کی‘ ہم نے اس لیے اپنی توانائیوں کو خرچ کیا کہ ہماری قوم کے جوان‘ ہماری قوم کے سپوت‘ ہماری قوم کے فرزند اس ملک میں سینہ تان کر اور گردن اٹھا کر چلیں اور اس بات پر فخر کریں کہ وہ ان لوگوں کی یادگار ہیں جنہوں نے اس ملک کے چپے چپے پہ کتاب وسنت کا نور پھیلایا۔ انشاء اللہ پھیل کے رہے گا۔ اپنوں کا لبادہ اوڑھ کر‘ بیگانوں کا روپ دھار کر کوئی سیلاب نور کے آگے بند نہیں باندھ سکتا۔

لوگوں نے پانیوں کے آگے بند باندھے ہیں‘ لوگوں نے دریاؤں کے آگے بند باندھے ہیں‘

لوگوں نے نہروں کے آگے بند باندھے ہیں لیکن کائنات کی قوت و طاقت نے کبھی نور کے سیلاب کے آگے بند نہیں باندھا۔ انشاء اللہ یہ نور فاروق آباد شیخوپورہ کو لاہور ڈویژن کو پنجاب کو اپنی آغوش میں لے گا۔ پاکستان کی فضاؤں میں توحید و سنت کا پرچم لہرائے گا۔ پاکستان کی ہواؤں میں محمدؐ کی عظمت کے ترانے گونجیں گے۔ پاکستان کی دیواروں میں نبیؐ کا نام اونچا ہوگا۔ کائنات کی کوئی قوت و طاقت نبیؐ کے پرچم کو سرنگوں نہیں کر سکے گی۔ اس لیے کہ ہماری دعوت صاف' ہمارا' آوازہ سیدھا' ہماری پکار ستھری۔ کوئی ابہام نہیں۔ کوئی اوکاڑے کا ہو کوئی ہزارے کا ہو ہمارے سامنے تو آئے' بات تو کرے' سمجھائے تو سہی ہم کیا کہتے ہیں سن لو نیا وہ ہے جو نئی بات کی طرف لوگوں کو بلائے تم ہم سے ہماری تاریخ پوچھتے ہو؟ آؤ۔

؎اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

میں نہیں کہتا ہوں نیا وہ ہے جو یہ کہے آج کے انسان کی طرح۔ کل کے انسان کی طرح بنو اور پرانا وہ ہے جو یہ کہے بننا ہے تو چودہ سو سالہ قدیم ابوبکرؓ کی طرح بنو اور فاروق اعظمؓ کی طرح بنو عثمان ذوالنورینؓ کی طرح بنو' علی مرتضیٰؓ کی طرح بنو' طلحہؓ کی طرح بنو' زبیرؓ کی طرح بنو' سعد بن ابی وقاصؓ کی طرح بنو' ابوعبیدہؓ کی طرح بنو' عمرو ابن عاصؓ کی طرح بنو' سعد ابن عاصؓ کی طرح بنو۔ کون نیا کون پرانا۔ میرا دل بھر آیا ہے یہ کیا غضب ہے کہ۔

ایک نقارہ کا خوشہ نشین
بدنام کر رہا ہے بزرگوں نیک نام

اور کہتے ہیں اس کا لقب اب ابوالکلام رکھ دیا ہے ۔ شورش نے کسی دور میں کہا تھا۔

؎وہ ابوالکلام تھا اک یہ ابوالکلام
وہ شاہسوار علم تھا یہ خند بدلگام
اس کی نگاہ سادہ مریدوں کی جیب پر
اور اس کی نظر میں دولت دنیا حرام
اور اس حادثے پہ اس کے سوا کیا کہوں
اللہ! اے مینڈکی کو بھی ہونے لگا زکام

ہمارا منہ نہ کھلواؤ۔ ادب رہنے دو ہم سے اگر کسی نے چھیڑ چھاڑ کی تو پھر اپنا ہوا تو ہم نے پھر اس کو بھی کبھی معاف نہیں کیا ہم اس کی گھر والی کے نام کی بھی رجسٹریاں لے کے آگئے۔ تم کیا ہو؟ تمہاری حیثیت کیا ہے؟ تم ہمیں کہتے ہو میں نے آج تک یہ بات نہیں کہی۔ ہم کو طعنہ دیتے ہو نیا ہونے کا؟ تم کائنات کے سامنے قاسم نانوتوی پیش کرتے ہو میں کائنات کے سامنے صدیقؓ کی صداقت پیش کرتا ہوں۔ تم کیا ہو تمہارا مسلک کیا ہے تم لے کے آگئے ہو؟

تم کہتے ہو یہ نئے یہ پرانے۔ تم قوم کو کہتے ہو کہ وہ گنگوہی بنیں۔ میں قوم کو کہتا ہوں کہ وہ فاروق اعظمؓ کے نقش قدم پہ چلیں ۔ تم قوم کو اشرف علی تھانوی کا حوالہ دیتے ہو۔ میں قولہ کو ذوالنورینؓ کا حوالہ دیتا ہوں۔ تم قوم کو انورشاہ کشمیری کا حوالہ دیتے ہو۔ میں قوم کو فاتح خیبر علی مرتضیٰ کا حوالہ دیتا ہوں تم کیا کہتے ہو اور بات آگئی ہے تو کہے دیتا ہوں تم قوم کو ابوحنیفہ منواتے ہو میں قوم کو محمد رسول اللہ منواتا ہوں ۔ جاؤ میں اپنے دیوبندی بھائیوں کو کہتا ہوں ان بدلگاموں کو لگام دیں تم کیا سمجھتے ہو ہمارے منہ میں زبان نہیں؟ ہماری منہ میں اتنی لمبی زبان ہے کہ نہ اسے حکمران برداشت کرتے ہیں اور نہ میاں۔ سن لو یہ کپورے کھانے والی قوم ہم سے مقابلہ کیا کرے گی۔ سن لو ہم سے پیچ نہ لڑاؤ وگرنہ کٹی ہوئی پتنگ کی طرح تمہیں کوئی لوٹنے والا نہیں ہوگا۔ ہمارے مقابلے میں لے کے کیا ہو آئے ہو؟ تم دیوبند کو سجاؤ ہم مدینہ کو اپنا بنائیں۔ تمہاری دوڑ کہاں تک ہے تم چلتے ہو دیوبند سے سہارنپور۔ سہارنپور سے دیوبند۔ دیوبند سے سہارنپور اور بڑی اگر تم چھلانگ لگاتے ہو تو تھانہ بھنور پہنچ گئے جاؤ میری ساری تاریخ میں نہ سہارنپور ہے نہ دیوبند نہ تھانہ بھنور ہے نہ گنگوہا ہے نہ امرہا ہے۔ میری تاریخ میں اگر کوئی ہے یا مکہ ہے یا مدینہ ہے۔ کیا لے کے آئے ہو ہمارے مقابلے میں سمجھاؤ اس کو ۔ خمیر ہی برا ہے اوکاڑے کا ایسا بدخمیر ہے شہر تو کوئی برا نہیں ہوتا اور ہم نے مولویوں کو سنا کہ ماسٹر بھی دین کی بات کرنے لگے ہیں ماسٹر جی بچوں کو پڑھاؤ ہم بچے نہیں ہیں۔ میری عادت کے خلاف ہے آپ نے مجھے بارہ سال سنا ہے میں نے کبھی کسی کا نام نہیں لیا لیکن سن لو میرے اندر اگر خون عجم کا ہے تو میرا خمیر عربیوں کا ہے اور میں کہے دیتا ہوں۔

الالایجھلن احد علینا

فنجهل فوق جهل الجا هلینا

کوئی سمجھتا ہے کہ اس کے اکابر آسمان سے اترے ہوئے ہیں۔ ان کو مٹی چین کی لگی ہوئی ہے۔ ہمارے اکابر پر جو چاہے زبان طعن استعمال کرے۔ کائنات کے رب کی قسم ہے تم اپنے سارے مبلغ لے آؤ میرے محمد حسین کے جوتے کا مقابلہ نہیں کرسکتے ۔ تم کیا سمجھتے ہو اپنے آپ کو تمہاری حیثیت کیا ہے؟ ابھی میرا بھائی یزدانی بول رہا تھا کہ ایک شیر تھا جو گرج رہا تھا۔

کیوں گردش مدام سے گھبرا نہ جائے دل
انسان ہوں پیالہ وساغر نہیں ہوں میں

تمہارا مذہب بھی ہندوستان کا۔ تمہاری بستی بھی ہندوستان کی مقابلہ ان سے کرتے ہو جن کا مذہب بھی مدینے کا جن کا آقا بھی مدینے کا۔ جن کا مولا بھی مدینے کا جن کا ملجا بھی مدینے کا۔ ان سے مقابلہ کرتے ہو۔ مقابلہ ان سے کرتے ہو جو پیدا مکے میں ہوا دفن مدینے میں ہوا۔ جو جوان مکہ میں ہوا جس نے اپنی زندگی کے آخری ایام مدینے میں گزارے اس سے کس کا مقابلہ کرتے ہو سہارنپور کا مقابلہ مکہ و مدینے سے نہیں ہوسکتا نہ دیوبند سے ہوسکتا ہے تو لاؤ۔ جتنے جی چاہے اشرف علی لے آؤ ہم بھی ان کو رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں تمہاری طرح بدباطن زبان دراز گستاخ نہیں ہیں مرگئے اللہ ان سے بہتری کا سلوک کرے۔ ہم نہیں چاہتے لیکن سوچو تو سہی! تم کیا لوگوں کو بناتے ہو؟ ہم لوگوں کو کیا بناتے ہیں؟ کبھی ہم نے یہ نہیں کہا کہ تم ہم جیسے بنو کبھی ہم نے یہ نہیں کہا کہ فلاں مولوی جیسے بنو۔ ہم نے کہا: بننا ہے تو اس جیسا بنو جس جیسا محمدؐ نے اپنے ساتھیوں کو بنایا دیکھو تو سہی ہماری دعوت کیا ہے آؤ تمہیں راب العالمین کی قسم ہے فیصلہ کرو انصاف سے۔ ہم کہتے ہیں کائنات میں سب سے بہترین انسان کون تھا؟ صدیق اکبرؓ۔ ہم کہتے ہیں جتنا دین صدیقؓ نے مانا اتنا دین تم مانو۔ اور جس نے اتنا دین مان لیا انشاء اللہ قیامت کے دن صدیق اکبرؓ کے ساتھ اٹھایا جائے گا ہم یہ کہتے ہیں کتنی سیدھی بات ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں جاؤ اپنے مولویوں سے کہو چوڑکانے والو! میں کوئی کشمیر میں نہیں رہتا نہ میں کوئی بلتستان میں رہتا ہوں صبح جاؤ اپنی بستی کے سارے علماء کو بلاؤ۔ بستی کے مولویوں پر اگر اعتماد نہ ہو ضلع کے سارے علماء کو بلاؤ۔ ضلع کے سارے علماء پر اعتماد نہ ہو تو پورے صوبے کے علماء کو بلاؤ میں

تمہیں یہ بھی چھوٹ دیتا ہوں صوبے کے نہیں پورے ملک کے بلاؤ پورے برصغیر کے علماء بلاؤ پوری کائنات کے بلاؤ ۔ بلاؤ ان سے کہو کہ وہابیوں کا ایک چھوٹا سا مولوی کہہ کے گیا ہے کہ اس طرح کا دین اختیار کرو کہ جس طرح کا صدیق اکبرؓ نے دین اختیار کیا ہے اور صرف اتنا کرو جتنا صدیقؓ نے کیا نہ اس سے کم کرو نہ اس سے زیادہ کرو سارے مولویوں کو کہو کہ کیا یہ ہماری نجات کے لیے کافی ہے یا کہ نہیں؟ مسئلہ یاد رکھنا ساری کائنات کے اپنے مولویوں کو بلاؤ۔ یارو! ہمیں اسی لیے تو کہتے ہیں کہ ان کی بات نہ سنو کیوں ؟اس لیے کہ ان کی بات سیدھی سادی جو سنے گا انشاء اللہ دل میں دین ہوگا تو دل میں گھر کرلے گی۔ کائنات کے مولویوں سے پوچھو ایک وہابیوں کا مولوی کہہ گیا ہے دین اتنا مانو جتنا صدیقؓ نے مانا ہے نہ کم کرو نہ زیادہ اور ہمارے مولویو ! بتلاؤ اتنا مانیں تو ہماری نجات ہوگی یا کہ نہیں ؟ پوچھو مولویوں سے اور یہ ایسا سوال ہے کہ مولوی ہاں کہے تب بھی ۔ موتا جس کا مسئلہ یاد رکھنا ۔ ہاں کہے تو پوچھو صدیقؓ کے زمانے میں دیوبند تھا کہ نہیں تھا؟ ہاں کہے تو پوچھو صدیقؓ کے زمانے میں تیری فقہ کی لال کتاب تھی یا کہ نہیں تھی؟ ہاں کہے تو پوچھو صدیقؓ کے زمانے میں تیرا کوفہ بصرہ تھا کہ نہیں تھا؟ ہاں کہے تو پوچھو صدیقؓ کے زمانے میں نبیؐ کے امام کے سوا کوئی امام تھا یا کہ نہیں تھا؟ اگر نہیں تھا تو مولوی تو یہ کہاں سے لے کے آگیا؟ بتلاؤ کہ جھوٹ سے کس کی آنکھوں کو اندھا کرنے چاہتے ہو؟ نہ کہے تب بھی مرتا ہے ہاں کہے تب بھی مرتا ہے۔ اور آج مجھ سے پوچھ کہ اہل حدیث ! تو بتلا تیرا مسلک صدیقؓ کے دور میں تھا کہ نہیں تھا؟ کائنات کے رب کی قسم ہے سوچنے کی ضرورت ہی نہیں اس لیے کہ میں کہوں گا کہ میں اس سے زیادہ مانتا ہی نہیں جتنا صدیقؓ نے مانا اس سے کم کرتا ہی نہیں جتنا صدیقؓ نے کیا۔ ہمارے نزدیک اسلام صرف اتنا جتنا صدیقؓ نے مانا جتنا فاروقؓ نے مانا جتنا عثمانؓ نے مانا جتنا علیؓ نے مانا اور کوئی اسلام ہے ہی نہیں۔ میری لغت میں نہ سہارنپور نہ دیوبند۔ میری لغت میں نہ پاکپتن نہ بریلی۔ میری لغت میں نہ مراد آباد نہ الہ آباد۔ میری لغت میں نام ہے یا مکے کا یا مدینے کا۔ میری لغت میں نام ہے یا نبیؐ کا یا عرش والے کا۔ اور کسی کا نام ہے ہی نہیں اور اس لیے میں کہتا ہوں آج مجھ سے پوچھو کہ مسلک کس کا پرانا مسلک اس کا پرانا جو صرف اس پہ چلے جو محمدؐ اپنے اصحاب کو دے کر گئے صلی اللہ علیہ وسلم ''ماانا علیہ واصحابی'' اور سچا مسلک وہ ہے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔ نہ میرے نبیؐ

نے کسی دوسرے کو امام مانا نہ میرے نبیؐ کے صحابہ نے نبیؐ کے سوا کسی کو امام مانا۔ نہ میرے نبیؐ کے صحابہ نے کوئی فقہ مانی نہ میرے نبیؐ کے صحابہؓ نے کوئی پیر مانا۔ نہ میرے نبیؐ کے صحابہؓ نے کسی بستی کو اپنا مرکز بنایا۔ نہ میرے نبیؐ کے صحابہؓ نے کسی دوسرے سے اپنا رشتہ جوڑا۔ رشتہ جوڑا تو نبیؐ سے جوڑا۔ سجدہ کیا تو رب کو کیا اور یہی میرا مسلک ہے۔

میں کہتا ہوں۔ آ۔ مسلمان بننا ہے تو صدیقؓ جیسا بن اگر اس نے تقلید نہیں کی تو تو بھی کسی کی تقلید نہ کر۔ اگر اس نے اپنا پیشوا نبیؐ کے سوا نہیں بنایا تو تو بھی نبیؐ کے سوا کسی کو اپنا پیشوا نہ بنا۔ کون پرانے؟ آؤ! آج کہا کیا جاتا ہے؟ آج کہا جاتا ہے ہم پرانے! کتنے پرانے؟ مولانا نانوتوی نے دو سو سال پرانے ہمارے مذہب کی بنیاد رکھی تھی۔ میں نے کہا دو سو سال کا پرانا ہوتا ہے یا کہ چودہ سو سال کا پرانا ہوتا ہے۔ اور کہا کیا؟ مولانا انور شاہ کشمیری بخاری کی شرح لکھتے ہیں حدیث کی کتاب پڑھتے ہوئے بخاری شریف پڑھتے ہوئے حدیث آئی۔ نبیؐ ایک وتر پڑھا کرتے تھے۔ خود کہتے ہیں مولانا نے فیض الباری میں لکھا کہ میں نے دیکھا کہ یہ حدیث میرے امام کے قول کے خلاف ہے یہ نہیں کہا کہ میرے امام کا قول حدیث کے خلاف ہے۔ یہ نہیں کہنے کی توفیق ہوئی۔ کہنے لگے کہ یہ حدیث میرے امام کے قول کے خلاف ہے شاگردوں نے پوچھا مولوی جی! اب کیا کریں؟ کہنے لگے مجھے سوچنے دو اس کا جواب کیا ہے؟ کس کا جواب؟ حدیث کا۔ ہائے کیا ہوا؟ کہنے لگے تیرہ سال سوچتا رہا ہوں جواب سمجھ میں نہیں آیا ہے۔ تیرہ سال مرتے ہوئے اللہ نے کلمہ حق جاری کیا زبان پر۔ کہتے ہیں: میں سوچتا ہوں قیامت کے دن رب کی بارگاہ میں جاؤں گا۔ رب پوچھے گا: کیا کرتے رہے ہو تو میں یہی کہوں گا کہ ابو حنیفہؒ کی وکالت کرتا رہا۔ ساری زندگی او جاؤ مجھ سے میرا خدا پوچھے گا تجھ کو زندگی دی تو کیا کرتا رہا ہے؟ میں ایک ہی جواب دوں گا اللہ! میں تیرے نبیؐ کے پرچم کو بلند کرتا رہا ہوں نہ کسی کی وکالت کی ضرورت ہے نہ کسی کے دفاع کی ضرورت ہے۔ ہمیں ضرورت کیا ہے؟ ہمیں کیا ضرورت ہے۔

کہ کسی کا دفاع کریں؟ نبیؐ کا فرمان آیا گردن جھکا دی کہ آقا کلمہ تیرا پڑھا ہے کسی مولوی کا نہیں پڑھا۔ کسی کا نہیں پڑھا کلمہ پڑھا تو میرے نام کا اور کیوں کہتے ہیں اس لئے کہ رب نے جن کی پیروی کا حکم دیا " **والذین اتبعوھم باحسان** " صحابہؓ نے یہی کہا عمرؓ منبر پر کھڑا کہتا ہے۔

عورتیں لمبے لمبے مہر بندھواتی ہیں ۔ آج کے بعد کوئی عورت زیادہ مہر نہ بندھوائے ۔ ایک عورت پیچھے سے اٹھی اس نے کہا تم روکنے والے کون ہو ؟ جس بات کی اجازت میرے آقا میرے رب نے دی ہے تم کون ہوتے ہو روکنے والے ۔ رب نے کہا ہے ۔

" وان اتیتموھن قنطارا "

تم کون ہو ؟ گردن جھکا دی کلمہ رب کا پڑھا ۔ کلمہ رسول کا پڑھا ۔ اپنی ذات کو بلند کرنے کے لئے تیار نہیں ۔ صحابہ کا مقصد کیا تھا ؟ نبیؐ کا فرمان آیا اللہ کا قرآن آیا اپنی گردن کو جھکا دیا ۔ ہماری حالت کیا ہے ۔ نبیؐ کہتا ہے رب کہتا ہے ۔ قرآن کی تاویل کرتے ہیں اپنے امام کے قول کی تاویل کرنے کے لئے تیار نہیں قرآن میں آیا ہے سن لو بات ۔

" حملہ و فصالہ ثلاثون شھرا "

اگر کوئی اپنے بچے کو دودھ پلانا چاہے تو زیادہ سے زیادہ دو سال تک پلا سکتا ہے ہدایہ میں لکھا ہوا ہے کہ ڈھائی سال تک پلا سکتا ہے ۔ پوچھا گیا یہ کیا ہے قرآن کے منافی ہے ؟ کہنے لگے قرآن کی آیت کی تاویل کر لو کبھی حمل دو مہینے کا بھی ہو جاتا ہے ۔ جھوٹ بولا

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

ہم وہ نہیں ہیں ۔ ہم وہ ہیں کتاب اللہ کا حکم آئے سر آنکھوں پر ۔ محمدؐ کا فرمان آئے سر آنکھوں پر ۔ کہ ہمارے نزدیک دین نام ہے دو چیزوں کا رب کے قرآن کا اور محمدؐ کے فرمان کا ۔ میں کہا کرتا ہوں بستیاں ہمارے پاس بھی بہت تھیں بنانے کے لئے اگر ہم نے بنانا ہوتیں ہمارے پاس بھی بہت سی بستیاں تھیں ۔ شخصیتوں کو اگر تراشنا ہوتا ہمارے پاس بھی بڑی شخصیتیں ہیں امام عبد الجبار غزنوی سب کہو رحمتہ اللہ علیہ ۔ ان کے پاؤں میں ناسور ہو گیا جراح کو دکھانے کے لئے گئے ہاتھ لگاتا تھا تڑپ اٹھتے تھے ۔ کہا کیا کریں ؟ اس کو کاٹنا ضروری ہے ۔ کہا اگر ضروری ہے تو میں نماز پڑھتا ہوں پھر تم اس کو دیکھ لینا نماز شروع کی سجدے میں گئے جراح نے سارا ناسور کاٹ کے باہر پھینک دیا سلام پھیر کر فارغ ہوئے جراح سے پوچھا بھائی تمہیں نماز میں موقعہ ملا تھا ناسور کو دیکھا تھا کہ نہیں ؟ کہا حضرت وہ تو میں نے سارا کاٹ کے پھینک دیا ہے ۔ کہا مجھے عرش والے کی قسم میں اس کی یاد میں اتنا مصروف ہوا کہ مجھے تمہاری جراحت کا پتہ ہی

نہیں لگا ۔ مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی ان کے متعلق ایک ہندو ڈاکٹر نے کہا امرتسر میں جب اپنی غدود کا اپریشن کروائے گئے امرتسر کا ایک ہندو ڈاکٹر ان کا اپریشن کرنے کے لئے آیا ۔ پرانے زمانے میں اپریشن کے لئے کلوروفام سنگھاتے تھے اب تو بڑے انجکشن آگئے ہیں ۔ اس نے کلورو فام حضرت کے آگے کیا مولانا نے پوچھا یہ کیا ہے کہنے لگا یہ کلورو فام ہے کہا کس لئے ؟ کہا آپ کو سلا دوں گا کہ آپ کو اپریشن کرتے ہوئے تکلیف نہ ہو کہا میں نے اپنے آقا کا فرمان پڑھا ہے کہ میرے نبیؐ سونے سے پہلے سورۃ ملک کی تلاوت کیا کرتے تھے مجھے سورۃ ملک پڑھ لینے دو پھر مجھے سنگھانا اس نے سمجھا ایک دو آیتیں ہوں گی حضرت نے پڑھنا شروع کیا اس نے ایک دو منٹ انتظار کیا اس نے کہا لمبی بات ہے اس نے کلورو فام سنگھا دیا۔ ڈاکٹر گواہی دیتا ہے مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اپنے مجلے اہل حدیث میں لکھا مولانا کو کلورو فام سنگھا دیا گیا مولانا بے ہوش لیکن زبان اس وقت تک چلتی رہی جب تک کہ سورۃ ملک ختم نہ ہوئی ۔ ڈاکٹر حیران رہ گیا اس نے مولانا ثناء اللہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا کہا۔ مولانا لینے آج اس شخص کو دیکھنے کے بعد میں کہتا ہوں کہ جب یہ قیامت کے دن اٹھایا جائے گا ۔

تو اس وقت بھی یہ قرآن پڑھتا ہوا اٹھے گا ۔ شخصیتیں ہمارے پاس بھی بڑی ہیں لیکن ہم نے ان کے بت نہیں بنائے اور کہتے کیا ہیں ؟۔ وہابیوں کے اندر اگر کوئی پیر ہوتا تو ان کے مرنے کے بعد ان کی قبروں پر دیا جلتا ہم نے کہا دیا وہاں جلتا ہے جہاں تاریکی ہوتی ہے اور جہاں روشنی ہوتی ہے وہاں تمہارے بدبودار تیل کے دیو کے جلانے کی ضرورت نہیں پڑتی دیا نہیں دل بھی جلاؤ تب بھی روشنی نہیں ہو گی اور جس کی قبر کے اندر جنت کے دریچوں میں سے دریچہ کھلا ہوا ہو اس کی قبر پر دیے کی کیا ضرورت ہے شخصیتیں ہم میں بھی بڑی ہیں ہم چند مہینے پہلے بغداد گئے جس کو لوگ شریف کہتے ہیں ۔

میرے دوست بھائی بھی (محمود رضوی صاحب وغیرہ) میرے ساتھ تھے کہنے لگے چلو پیر صاحب کی قبر پر جائیں میں نے کہا ہمارے پیر کی قبر پر کیوں جاتے ہو ؟ کہنے لگے تمہارا کیسے ؟ میں نے کہا تم قسم اٹھا کے کہو کہ تمہارا کیسے ہے ؟ او ! تمہیں " پیراں دا پیر " بھی ملا تو وہابی ہی ملا اس نے **غنیتہ الطالبین** میں کہا کہ 72 فرقے جہنمی اور ان میں بڑوں بڑوں کے نام لئے نام نہیں لیتا ۔

کتاب پیر کی زبان پیر کی

انہیں کے مسلک کی کہہ رہا ہوں

زبان میری ہے بات ان کی

اس نے کہا سب جہنمی ۔ حضرت صاحب ! کوئی جنتی بھی ہے کہنے لگے ایک جنتی کہنے لگے وہ کون ؟ کہنے لگے صرف اہل حدیث

کہا : اہل حدیث کی تعریف کیا ہے ؟ کہنے لگے بدعت کرنے والے انہیں برا کہتے ہیں ۔ پیر بھی ملا تو ہمارا ۔ جاؤ میں نے مولوی صاحب کو کہا کہ گیارھویں دینی ہے ۔ تو اپنے کسی کی دو ہمارے بڑے کی کیوں دیتے ہو ۔ ؟ تمہیں گیارھویں دینے کے لئے بھی ملا ہے تو ہمارا ملا ہے ایک دن مولانا تقریر کر رہے تھے لاہور میں مولانا محمد حسین صاحب ایک عاشق رسول جا رہا تھا انگوٹھے چومتا ہوا کہنے لگا خدا کی قسم دل کو کھینچ آرہی ہے کوئی داتا صاحب کا مرید نظر آرہا ہے ۔ میں باہر کھڑا تھا میں نے کہا : پکا مرید ہے ۔ کہتا ہے ہماری آنکھیں بھی نور سے دیکھتی ہیں ۔ میں نے کہا اصلی داتا کا مرید یہی ہے ۔ اصلی داتے کا مرید یہی ہے ۔ میں نے کہا تیری آنکھوں کو دھوکا لگا ہے ۔ کہنے لگا آواز میں کھینچ تو بڑی ہے پر باتیں الٹی کرتے ہیں میں نے پکڑ لیا میں نے کہا : بیٹے ! ہمارے ہاتھ آیا ہے جائے گا کہاں ؟ ہمارے ہاتھ آئے ہوئے تو اپنی اچکن ٹوپی ہمیں دے کر ہی جاتے ہیں ساتھ لے کے نہیں جاتے ۔ کہاں جائے گا ؟ بات تو سن تو تو کہتا تھا کہ میری نور کی آنکھیں ہیں میں دیکھ رہا ہوں ۔ کہنے لگا ہے تو نور ہی تھا پر معلوم نہیں کیا ہو گیا ہے ؟ میں نے کہا سنو ! بیٹھو ! کائنات کے رب کی قسم ہے چار گھنٹے بھی اگر بولیں گے اپنے بڑے کی بات نہیں کہیں گے ۔ کہیں گے یا کملی والے کی کہیں گے یا عرش والے کی کہیں گے ۔

میں تمہیں چیلنج دیتا ہوں ۔ تم سے سودا کرتا ہوں اپنی کتابیں تم لے آؤ اپنی کتابیں میں لے آتا ہوں اپنے بڑوں کی کتابیں تم لے آؤ اپنے چھوٹے بڑوں کی کتابیں میں لے آتا ہوں اس میں شوری کا پمفلٹ بھی شامل ہے تم بھی لے آؤ ہم بھی لے آتے ہیں ان سب کو اکٹھا کر کے ملا دیتے ہیں دیکھو مسلک کس کا باقی بچتا ہے کوفے والے کا بچتا ہے یا کہ مدینے والے کا بچتا ہے ۔ آؤ آجاؤ فیصلہ کریں تم بھی اپنے مسلک کے بڑوں کی کتابیں لاؤ ہم بھی لاتے ہیں باقی رہے تو عرش والے کا قرآن رہے گا یا محمدؐ کا فرمان رہے گا پھر دیکھو مسلک تیرا سچا ثابت ہوتا ہے کہ میرا سچا

ثابت ہوتا ہے ؟ جاؤ کعبے کے رب کی قسم ہے اس کائنات میں چاند کی طرح اجلا ۔ سورج کی طرح نکھرا ہوا اگر کوئی مسلک ہے تو وہ ہے جو محمد رسول اللہؐ نے اپنے اصحابؓ کو دیا اور اصحاب کا مسلک اگر کسی کے پاس ہے تو وہ صرف اہل حدیث کے پاس ہے دوسرے کسی کے پاس نہیں ہے اس لئے کہ اس مسلک میں کسی قسم کی آمیزش اور کھوٹ شامل نہیں کوئی کھوٹ نہیں ہے سچا چودہ سو سال کے دوران کسی قسم کی آمیزش نہیں ہوئی ہے ۔ نہ فقیہ نہ محدث نہ امام نہ بزرگ نہ پیر نہ فقیر اس میں کوئی کھوٹ نہیں صاف ستھرا لیکن

اہل حدیثو ! بات کہے دیتا ہوں جتنے تم سچے جتنا تمہارا مسلک سچا تمہاری بدقسمتی کہ قیادت تمہیں اتنی ہی کھوٹی ملی ہے مسلک بھی کھرا تم بھی کھرے لیکن قیادت کھوٹی اور انشاء اللہ ہم نے کھوٹے سکے نکال کے رہنا ہے تاکہ جماعت اس طرح نکھری ہوئی اس طرح صاف اس طرح ستھری اس طرح اجلی ہو جائے جس طرح مسلک اجلا جس طرح تم اجلے انشاء اللہ ۔ قسم ہے اس کعبے کے رب کی زمانہ بڑے شوق سے سن رہا ہے لیکن کیا کریں کچھ افیمی بیٹھے ہوئے ہیں ہم کو افیم کھلاتے ہیں تم زمانے کو نہ سناؤ اس لئے زمانہ جاگ پڑا تو پھر ہم کہاں جائیں گے ۔

خدا کی قسم ہے لوگوں میں پیاس ' لوگوں میں تڑپ ' لوگوں میں خواہش ' لوگوں میں دلچسپی اور اس سے زیادہ صداقت کی اور کیا بات ہے ہم اپنی بات ہی نہیں کرتے ۔ کرتے ہیں تو کملی والے کی کرتے ہیں یا خدا کی کرتے ہیں کون ہے جو نہ مانے ۔ ایک مولوی صاحب کل ہمارے ساتھ جامعہ محمدیہ میں تھے ۔ وائس چانسلر آئے ہوئے ہیں میں نے ان کے سامنے عربی میں کچھ اپنے مسلک کے بارے میں پیش کیا خدا کی قسم کھا کے کہتا ہوں حنفی مولوی زبردست بڑے خانزادے جب انہوں نے میری بات سنی کہنے لگے ۔

کسی کو بتاتا نہیں میں بھی آج اندر سے اہل حدیث ہو کے جا رہا ہوں کون ہے اور صرف وہی ہے جس کے دل پر اللہ نے مہر لگا دی ہے " **ختم اللہ علی قلوبھم** " کون ہے اس لئے کہ ہم اپنی بات تو کرتے ہی نہیں ۔ کرتے ہیں یا خدا کی کرتے ہیں یا خدا کے مصطفےٰ کی کرتے ہیں اپنی بات ہی نہیں ۔کون ہے جو نہ مانے جس نے کلمہ رب کا پڑھا جس نے کلمہ محبوب کبریا کا

بڑھا وہ ہمارا مسلک مانے بغیر نہیں رہ سکتا انشاء اللہ افیمیوں کو بھگائیں گے ۔ نبیؐ کا پرچم لہرائیں گے او جوانو! لوگ ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہتے ہیں سارے جوان اس نے اپنے ساتھ ملا لئے ہیں سارے جوان اس کے ساتھ ہیں ۔ ایک یہاں کا بوڑھا ہے اس نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں کہنے لگے تمہارا بیٹا؟ کہنے لگا وہ تو علامہ کے ساتھ ہے تمہیں مبارک ان کو افیم کھلاؤ ان کے گھٹنوں پر چرس لگاؤ تمہیں مبارک ان کی ٹانگیں دباؤ جو مرضی کرو لیکن میری قوم کے جوان وہ جوان کہ جن کے بارے میں اقبال نے کہا تھا ۔

اگر جواں ہوں میری قوم کے غیورو جسور
قلندری میری کچھ کم سکندری سے نہیں

انشاء اللہ یہ جوان اٹھیں گے مسلک کا پرچم پاکستان کے چپے چپے پر لہرائیں گے اور مسلک حق کا آوازہ کونے کونے تک پہنچائیں گے دنیا کی کوئی طاقت انہیں مسلک حق کی سربلندی سے روک نہیں سکتی ۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین